Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D College

CLASSMATE
Date:
Page:

خواجہ میر درد کی شاعری

خواجہ میر درد دہلی میں 1720 میں پیدا ہوئے آپ کا نام "سید
خواجہ میر" اور "درد" تخلص تھا ان کے والد خواجہ محمد ناصر برگزیدہ صوفی اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ اور "عندلیب" تخلص کرتے تھے۔ ان کا ایک ضخیم دیوان "نالہ عندلیب" کے نام سے شائع ہوا ہے ان کا خاندان دہلی کے صوفیوں کے سلسلہ میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ درد کا سلسلہ نسب خواجہ بہاءالدین نقشبندی سے ملتا ہے۔ اور والد کی طرف سے حضرت غوث اعظم تک پہنچتا ہے۔ درد اپنے خاندانی حسب و نسب کے پیش نظر خود بھی صوفیانہ مزاج رکھتے تھے۔ انہوں نے نثر فارسی میں تصوف کے معاملات پر کئی رسائل لکھے لہٰذا ان کے کلام میں الفت الٰہی، توکل و تسلیم و رضا، انسان دوستی اور قناعت کی جو تلقین ملتی ہے ان کی زندگی ان تمام اوصاف سے متصف تھی۔ درد نے عین عالم شباب میں انتیس سال کی عمر میں ترک دنیا کی اور والد کی وفات پر انتالیس ۳۹ برس کی عمر میں سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

خواجہ میر درد نے ظاہری و باطنی کمالات اور جملہ علوم اپنے والد سے حاصل کیے۔ درویشانہ تعلیم نے رومانیت کو جلا دی اور تصوف کے رنگ میں ڈوب گئے۔ آغاز جوانی میں سپاہی پیشہ تھے۔

پھر دنیا ترک کی اور والد صاحب کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہو گئے۔ درد نے شاعری اور تصوف ورثہ میں پایا۔ ذاتی تقدس، خودداری، ریاضت وعبادت کی وجہ سے امیر غریب بادشاہ فقیر سب ان کی عزت کرتے تھے۔ وہ ایک باعمل صوفی تھے اور دولت و ثروت کو ٹھکرا کر درویش گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ وہ ایک باعمل صوفی ان کے زمانے میں دہلی ہنگاموں کا مرکز تھی چنانچہ وہاں کے باشندے معاشی بدحالی، بے قدری اور زبوں حالی سے مجبور ہو کر دہلی سے نکل بیٹھے۔ لیکن درد کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی اور وہ دہلی میں مقیم رہے۔ درد نے 1781ء میں وفات پائی اور وہیں جہاں تمام عمر بسر کی تھی مدفن قرار پایا۔ درد کو بچپن ہی سے تصنیف و تالیف کا شوق تھا متعدد تصانیف لکھیں جو فارسی میں ہیں۔ نظم میں ایک دیوان فارسی اور ایک دیوان اردو میں ہے۔

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

درد نے اردو میں غزل، رباعیات اور ترجیع بند جیسی اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کا دیوان مختصر ہے لیکن اعلیٰ معیار کا ہے۔ دہلی کی تباہی و بربادی کے سبب میر اور سودا جیسے اہل فن یہاں سے دوسرے شہروں میں چلے گئے تھے۔ لیکن درد نے اپنی سرزمین کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

Scanned with CamScanner

امیر و غریب سب درد کی خدمت کرنا عین سعادت مانتے تھے۔ شاہی دربار سے ان کے بزرگوں کی جاگیر چلی آتی تھی لہٰذا زندگی فارغ البالی سے کٹی۔ درد کی زبان میر اور سودا کی زبان ہے جو ان کے ہمعصر تھے۔ معاملات تصوف میں ان سے بڑھ کر کوئی اردو شاعر نہیں ہے۔ درد نے تصوف میں رسالے لکھے جن میں مسائل تصوف کو دلائل کے ساتھ آیات قرآنی و احادیث اور اقوال سلف کی روشنی میں ثابت کیا ہے اس کے علاوہ مخمسات وغیرہ بھی ہیں۔ ان کے ہمعصر شعراء نے بھی ان کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ بعض محققین کا کہنا ہے کہ "خواجہ میر درد اردو ادبیات میں صوفیانہ شاعری کے باوا آدم تھے۔" وہ جگ میں آکر ادھر ادھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا

مو ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

Shahnaz Ara.